پروگرام نمبر ۱۶

Read + approved
Sept 20, 1984

1

کچھ لوگ واقعی دُور اندیش ہوتے ہیں۔ وہ ہر پیش آنے والی بات کے منفی اور مُثبت پہلوؤں کو ذہن میں رکھ کر ہی کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ زندگی میں بہت کم ناکامی کا سامنا کرتے ہیں۔

یہ اُن کی دُور اندیشی ہی ہے کہ وہ ہر مُعاملے کی نزاکت کو فوراً سمجھ لیتے ہیں کہ اِس کے کیا اثرات مُرتب ہو سکتے ہیں۔ بالکل اسی طرح یعقوب نے بھی اپنی دُور اندیشی سے بھانپ لیا تھا کہ اُسکا بھائی عیسو پہلوٹھے کے حق کو ناچیز و حقیر جانتا ہے اور وہ باپ کی عظیم برکت کا اہل نہیں ہے۔

لہٰذا یعقوب چاہتا تھا کہ کسی طرح سے پہلوٹھے کا حق چھین کر اپنے باپ کی برکت حاصل کرے۔ اگر ہم یعقوب کی زندگی پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اُسکی زندگی کے دو باب ہیں جو اُس کے دو ناموں اور سیرت کے نمایاں پہلوؤں کے مُطابق ہیں۔

پہلے باب میں وہ یعقوب ہے یعنی دوسرے کا مقام چھیننے والا اور دوسرے میں وہ اسرائیل ہے یعنی خدا کا فتح مند شہزادہ۔ اُن کے درمیان خطِ تقسیم فنی ایل کا مقام ہے جہاں اُس نے فرشتے سے کشتی لڑی۔ جہاں وہ مغلوب بھی ہوا اور غالب بھی آیا۔

بابا آدم سے لے کر یعقوب تک کسی بزرگ کے چال چلن میں ایسی تبدیلی نہیں ہوئی جو اِس حد تک مسیحی نئی پیدائش کی مانند ہو۔ یہ تبدیلی سوائے یعقوب کے کسی اور بزرگ میں نظر نہیں آتی۔ دوسروں نے اول سے آخر تک ایمان کی زندگی بسر کی لیکن اسرائیل جو فتح مند شہزادہ ہے قطعی طور پر بدلا ہوا آدمی تھا اپنی اُس پرانی شخصیت کے مُقابلے میں جب وہ یعقوب یعنی دوسرے کا مقام چھیننے والا تھا۔

بائبل مقدس میں پیدائش 25 باب 20 سے 23 آیت میں لکھا ہے۔ "اضحاق چالیس برس کا تھا جب اُس نے ربقہ سے بیاہ کیا جو فدان ارام کے باشندے بیتوایل ارامی کی بیٹی اور لابن ارامی کی بہن تھی اور اضحاق نے اپنی بیوی کیلئے خداوند سے دُعا کی کیونکہ وہ بانجھ تھی اور خداوند نے اُسکی دُعا قبول کی اور اُسکی بیوی ربقہ حاملہ ہوئی اور اُس کے پیٹ میں دو لڑکے آپس میں مُزاحمت کرنے لگے۔ تب اُس نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو میں جیتی کیوں ہوں؟ اور وہ خداوند سے پوچھنے گئی۔ خداوند نے اُسے کہا دو قومیں تیرے پیٹ میں ہیں اور دو قبیلے تیرے پیٹ سے نکلتے ہی الگ الگ ہو جائیں گے اور ایک قبیلہ دوسرے قبیلے سے زور آور ہوگا اور بڑا چھوٹے کی خدمت کریگا۔"

یعقوبؑ کی پیدائش کے ایک واقعے کے سبب سے اُسکا نام یعقوبؑ رکھا گیا۔
اِس کا مطلب ہے ایڑی پکڑنے والا یعنی وہ جو اڑنگا مارنے سے غاصب ہوتا ہے۔
حالانکہ وہ چھوٹا تھا تو بھی برگزیدہ نسل اور عہد اُسکی معرفت وجود میں آنے کو تھے۔ چنانچہ اُسکی پیدائش کے موقعے پر ہی یہ پیشن گوئی کی گئی تھی کہ "بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔"
عیسوؔ بڑا ہوکر شکار میں ماہر ہو گیا اور جنگل میں رہنے لگا مگر یعقوبؑ خاموش طبع اور سادہ باغبان تھا۔ عیسوؔ شکار سے بے دم ہوکر اپنے پہلوٹھے کے حق کیلئے سودے بازی کرنے کو تیار تھا کہ وہ یعقوبؑ کی پکی ہوئی دال کا حصہ دار ہو۔ اِس طرح عیسوؔ نے عہد کی برکت کو پھینک دیا تاکہ محض چند لمحے جسمانی آسودگی حاصل کرے۔
اِس قسم کی سیرت رکھنے والا انسان ایک پائیدار قوم اور روحانی جلالی مذھب قائم کرنے کیلئے موزوں نہیں تھا۔
سامعین! یہاں ہم ایک اور مسئلے کی وضاحت کر دیں کہ اِس تمام گڑبڑ اور بدمزگی کا ذمہ دار ہم یعقوبؑ کو ٹھہراتے ہیں کہ اُس نے دھوکے سے پہلوٹھا ہونے کا حق چھین لیا۔ لہذا گناہ کا مرتکب یعقوبؑ ہوا۔ بلاشک وشبہ وہ قصوروار ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ساری گڑبڑ کی ابتدا عیسوؔ نے کی یعنی گناہ کا آغاز عیسوؔ نے کیا۔ کیونکہ اُس نے اپنے پہلوٹھے کے حق کو ناچیز جانا اور محض اپنی بھوک مٹانے کیلئے اپنے اُس دائمی حق کو اپنے بھائی کے ہاتھ بیچ دیا۔ اور اِس بات کا ذکر اپنے باپ سے بالکل نہیں کیا کہ میں نے یہ حرکت کی ہے بلکہ وہ چاہتا تھا کہ باپ کو پتہ ہی نہ چلے اور برکت حاصل ہو جائے۔ حالانکہ اُس کا فرض تھا کہ اپنے باپ کو سارے ماجرے سے آگاہ کرتا۔
اِس سے ہم اُسکی چالاک نیت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔
مگر دوسری طرف خاموش طبع یعقوبؑ پہلوٹھے کے حق اور عہد کے وعدے کو بیش قیمت سمجھتا تھا لیکن اُسکا قصور یہ ہے کہ وہ انتہائی نامناسب طریقے سے اپنے جڑواں بھائی سے برکات ہتھیا لیتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ عیسوؔ اِس عظیم برکت کے قابل نہیں ہے۔
یہ بھی ممکن ہے کہ یعقوبؑ کو معلوم ہو کہ عیسوؔ کبھی بھی سیدھے طریقے سے پہلوٹھے کا حق اُسے نہیں دے گا۔ اور اِس بات کا بھی امکان ہو سکتا ہے کہ یعقوبؑ نے پہلوٹھے کا حق لینے کیلئے عیسوؔ سے کئی بار تقاضا بھی کیا ہو۔ لیکن جب وہ نہ مانا تو اُس نے نامناسب طریقہ

اختیار کیا۔ لیکن ہمارے پاس اِس بات کا کوئی تحریری ثبوت موجود نہیں ہے کہ
یعقوبؑ نے واقعی عیسوؑ سے پہلوٹھے کا حق لینے کیلئے تقاضا کیا یا نہیں۔ خیر جو کچھ
بھی ہوا لیکن ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ واقعہ یعقوبؑ کی زندگی میں ایک اہم موڑ کی
حیثیت رکھتا ہے۔ اِس واقعے نے اُسکی زندگی کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ اب وہ
ایک نئی شخصیت بن چکا تھا۔ یقیناً اُس نے اپنے اِس فعل کی خدا سے معافی مانگی
ہوگی کہ اے خدا میری زندگی تو لے لے تو اسکی تقدیس کر۔ میں دن رات اُن ہونٹوں سے
تیری حمد کے گیت گاؤں گا جنہوں نے باپ کے سامنے جھوٹ بولا۔ میں اُن ہاتھوں سے
تیری خدمت کروں گا جنہوں نے مجھے جھوٹ کا لباس پہنایا۔ پھر وہ پاؤں تو اپنے
تابع کر لے جن پر چل کر میں باپ کے پاس گیا کہ اُسے دھوکہ دوں۔

اے خدا میرے اُن کانوں کو کھول جن سے میں نے اپنی ماں کی وہ پُر فریب تجویز سُنی
جس کے سبب سے یہ سب کچھ ہوا۔ اے خدا میں اپنے دل کا سارا پیار تجھ پر نثار
کرتا ہوں۔ بے شک میں نے نامناسب کام کیا ہے لیکن میں سر سے لے کر پاؤں تک
تیرا ہوں۔ صرف تیرا۔ اے باپ میری زندگی تو لے لے اسکی تو تقدیس کر لے۔

S.NO	BOOK-NO	SONG-NO	DURATION
99	14	145	3.49

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ اضحاق نے کِس طرح اپنی جوانی کے دنوں میں خدائے بزرگ و برتر کے ساتھ اپنا روحانی رشتہ قائم کرکے نوجوان نسل کیلئے ایک ایسی راہ کا انتخاب کیا جس پر چل کر نہ تو وہ بھٹک سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی منزل کے نشان کو کھو سکتے ہیں۔

ہمارا اگلا پروگرام اضحاق کے بیٹوں عیسو اور یعقوب کے بارے میں ہے کہ ایک نے کِس طرح اپنے پہلوٹھے کے حق کو حقیر و ناچیز جان کر بے دینی کا ثبوت دیا اور دوسرے نے پہلوٹھے کا حق حاصل کرنے کیلئے دھوکے اور چالاکی سے کام لیا۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

اِس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ سے درخواست ہے کہ اِس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سُننا مت بھولیئے گا۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 17 طلب کریں۔

پروگرام کے نتیجے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔

یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مِل جائے گا۔

پروگرام کا وقت اب ختم ہوا

اجازت دیجیئے

اور

خدا حافظ